إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

روزنامہ

# الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی

یوم جمعہ

جلد ۲۸ | ۲۳ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۱۸ رجب ۱۳۵۹ھ | ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۹۱


## گاندھی جی کا اہنسا ویدوں کی تعلیم کے مطابق ہے یا خلاف

یوں تو آریہ سماج کا دعوٰے ہے کہ ویدوں کی تعلیم کو وہ ساری دنیا میں پھیلا کر چھوڑیں گے۔ کیونکہ ویدوں میں ہی وہ اصلی گیان اور معرفت ہے۔ جو انسان کو حقیقی آرام اور نجات کی منزل تک پہونچا سکتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وید ویدوں کے ماننے والوں کے لئے بھی ناقابل فہم ہیں۔ اول تو بہت تھوڑے لوگ ہیں جنہیں ویدوں کو دیکھنے تک کا کبھی موقعہ ملا ہو۔ اور جنہیں یہ سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ ان میں سے بہت تھوڑے ہیں جو وید پڑھ سکتے ہوں۔ اور جو پڑھ سکتے ہیں۔ وہ اپنی منشاء اور خواہش کے مطابق جو چاہتے ہیں۔ ویدوں سے نکال کر پیش کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے کے بالکل متضاد تعلیم ویدوں کی طرف منسوب کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ جب ویدوں اور ان کے سمجھنے کا دعوٰے کرنے والوں کی یہ حالت ہو۔ تو کسے مصیبت پڑی ہے کہ ویدوں کی تعلیم کو قابل عمل سمجھے۔ اور اس پر اپنی نجات اور فلاح کا مدار رکھے:۔ ویدوں میں سے اپنی اپنی منشاء کے مطابق تعلیم نکالنے اور متضاد باتیں بیان کرنے کی ایک تازہ مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے:۔

پچھلے دنوں جب کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے گاندھی جی کے عدم تشدد کو ہر حالت میں قابل عمل ماننے سے انکار کر دیا۔ اور کہدیا۔ کہ مسلح حملہ آور کے مقابلہ میں عدم تشدد اختیار کرنا اپنے آپ کو خود تباہ کرنا ہے۔ اور اسے گاندھی جی کی بہت بڑی شکست سمجھا گیا تو وہی غیر مسلم اخبارات جو سالہا سال سے گاندھی جی کے اہنسا یعنی عدم تشدد کو ویدک دھرم کی اسلام کے مقابلہ میں فضیلت قرار دیا کرتے تھے۔ جھٹ اس اہنسا کے خلاف ہو گئے۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" نے ایک طرف تو یہ لکھا۔ کہ:۔

"گاندھی جی آج جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ وہ سراسر غلط اور نقصان دہ ہے عملی سیاسیات میں اس کو کوئی وقعت نہیں"

اور دوسری طرف یہ کہدیا۔ کہ" وید بھگوان میں جگہ بجگہ کشتری کا دھرم لکھتے ہوئے حکم دیا ہے۔ کہ تمہارا دھرم راجیہ کرنا ہے پرجا کو سکھی رکھنا ہے۔ اسے سکھی اور محفوظ رکھنے کے لئے مضبوط فوج رکھو۔ اگر دشمن تمہارے [illegible] چڑھائی کرے۔ تو اس کو تباہ کر دو۔ ایشور میں وشواش رکھو۔ اس نے تمہارے دشمنوں کو پہلے ہی ختم کر رکھا ہے۔ یہ وید بھگوان کی تعلیم ہے۔ یجر وید کا سارا سولہواں ادھیائے فوج اور اسلحہ کے ذکر پر صرف کیا گیا ہے"

"ملاپ" میں وید کی اس تعلیم پر اتنا زور دیا گیا۔ کہ لکھدیا۔ جو اس کے خلاف ہے۔ وہ سراسر ناستک یعنی دہریہ ہے"

لیکن اس کے سراسر خلاف آگرہ کے "ایک ویدک دھرمی" نے گاندھی جی کو لکھا ہے۔ کہ:۔

"میرا ویدوں پر وشواس ہے اس معاملہ میں ویدوں کا حکم صاف ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ جو [illegible] (عدم تشدد) کا پاس کرتے ہیں۔ امر (غیر فانی) ہو جاتے ہیں۔ انہیں بھے (خوف) کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم کیوں ویدوں کے اس فرمان پر پکا وشواس نہ رکھیں۔ اہنسا پر میرا وشواس روز بروز زیادہ ہو رہا ہے۔ میں کانگرسی ہوں۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے؟"

اس کا جواب گاندھی جی نے یہ دیا ہے کہ" اگر آپ کو واقعی ایسا وشواس ہے تو آپ بلا تامل کانگرس کو چھوڑ دیں۔ اور اس سے باہر رہ کر اس کی پہلے سے بھی بہت اور زیادہ سختی سے [illegible] کریں۔ اگر آپ میں پریم۔ صبر۔ اور بہادری ہے تو آپ کانگرسیوں کو بھی اپنا ہم خیال بنا سکیں گے؟" (پرتاپ ۸ اگست)

اس جواب سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ چونکہ اب کانگرس گاندھی جی کے اہنسا کی قائل نہیں رہی۔ اس لئے جو شخص اہنسا پر اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ کانگرس سے الگ ہو جائے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی نے اس بات کو قطعاً کچھ وقعت نہیں دی کہ ویدوں نے اہنسا کے متعلق کیا تعلیم دی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ سائل نے ویدوں میں اہنسا کا صاف فرمان بتایا ہے گاندھی جی نے ویدوں کے متعلق اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ اور صرف یہ کہا ہے۔ کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ویدوں میں اہنسا کا صاف فرمان ہے۔ تو کانگرس سے علیٰحدہ ہو جائیں:۔

اخبار "بشیر پنجاب" (۱۸ اگست) کا بیان ہے۔ کہ:۔

"لاہور میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی قائم ہو گئی ہے۔ جو اہنسا میں مہاتما گاندھی کی پیروی آخری دم تک کرے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس جماعت کے سرکردہ وکن زیادہ تر سرکردہ آریہ سماجی ہیں"۔ گویا آریہ سماجیوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو آگرہ کے مذکورہ بالا ویدک دھرمی کی طرح یہ وشواس رکھتے ہیں۔ کہ گاندھی جی جس اہنسا کو پیش کرتے ہیں۔ وہ ویدوں کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ لیکن ان سے کہا جا رہا ہے کہ "اگر ہتھیار اٹھانا۔ فوج میں بھرتی ہونا اور لڑنا دھرم ورودھ ہے۔ تو درن آشرم کو چھوڑو ویدوں کو چھوڑو پرانوں کو چھوڑو رام کو چھوڑو کرشن کو چھوڑو۔ غرضیکہ ہندو ازم کی تمام روایات کو چھوڑ دو۔ اور جین یا بودھ بن جاؤ۔ پہلے ویدک دھرم کو تلانجلی دو۔ پھر اس جین مارگ پر قدم رکھو۔ کوئی شخص بہ یک وقت وید اور مہاتما گاندھی کے اہنسا کے فلسفہ میں اعتقاد نہیں رکھ سکتا"

(شیر پنجاب)

غرض ویدوں میں گاندھی جی کے اہنسا کے موافق تعلیم ہے یا خلاف۔ ویدک دھرمیوں کے لئے ایک گورکھ دھندا بن گیا ہے

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ کنجپی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۹ تاریخ کے تار میں جو آج موصول ہوا اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو گزشتہ جمعہ (۱۶ ظہور) درد نقرس کا دورہ ہو گیا۔ جس میں اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کامل کے لئے دعا کریں:

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ دعا ئے صحت کی جائے۔

آج بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صدارت میں مجلس انصار اللہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں تمام محلوں کے انصار اللہ شریک ہوئے۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب۔ اور جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے تقریریں کیں۔ اور مجلس انصار اللہ کے اغراض و مقاصد اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات جمعہ میں فرمودہ ہدایات اور ارشادات پیش کئے۔ اور ان پر عمل کرنے کے فوائد بیان کئے۔ جلسہ سات بجے شام ختم ہوا۔

میر مہدی حسین صاحب بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

کل پٹھانکوٹ میں آریہ سماج کے ساتھ "اصول احمدیت" پر مولوی محمد یار صاحب عارف نے اور "اصول آریہ سماج" پر مہاشہ محمد عمر صاحب نے مناظرے کئے۔ مفصل رپورٹ بعد میں شائع کی جائے گی۔

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وصیت اور جماعتہائے احمدیہ

### لکھنؤ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت پڑھ کر میں تو دراصل سکتہ میں ہو گیا مگر اس طرح بھی آپ کو اپنے مقدس باپ سے مشابہت حاصل کرنا ضروری تھا۔ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کے پیتا ہے۔ اس سے پیشتر ۱۹۰۵ء میں اس سے بڑھ کر ایک مقدس انسان کی وصیت شائع ہوئی۔ اور کم سے کم میں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور اس پاک سیرت وجود کے اپنے درمیان سے چلے جانے کا واللہ کبھی خیال بھی نہ آیا۔ چنانچہ اب کی مرتبہ دعاؤں میں تو ضرور لگ گیا کہ خدایا اس وجود کو ہمارے درمیان میں بہت دنوں تک رکھ اور ہمیں اس سے فوائد حاصل کرنے کا موقعہ عطا فرما۔ دوسرے دن صبح کے وقت تمام جماعت لکھنؤ نے مل کر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کیں۔ میں نے بطور خود بیس فقرا کو ایک دن جو کچھ خود کھاتا ہوں وہ ان کو کھلا دیا۔ اور دعا کی۔ کہ خدا ہمارے اس صدقہ کو قبول فرمائے۔ اور حضرت صاحب کی عمر دراز فرمائے آمین۔

خاکسار محمد عثمان احمدی لکھنوی

### کریم پور ضلع جالندھر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت پڑھ کر جماعت کے دوستوں نے ایک عدد گائے ذبح کر کے اس کا گوشت اور غلہ گندم غریبوں میں تقسیم کیا۔ اور سات روزے رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

## سلسلہ احمدیہ کے خدام و انصار

الحق جو قادیاں میں مستانے احمدی ہیں
دانا ہیں۔ گو بظاہر دیوانے احمدی ہیں

شمعِ ہُدیٰ کہ جس نے بطحا سے روشنی لی
چھوٹے بڑے اسی کے پروانے احمدی ہیں

آبِ حیاتِ حق کے پیاسے تھے مدتوں سے
بھر بھر کے اب تو پیتے پیمانے احمدی ہیں

لب پر ہے ذکرِ احمد دل میں ہے جوش بیحد
پی کر شرابِ سرمد مستانے احمدی ہیں

وَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ کے ارشاد پر ہیں عامل
قبلے کو خوب اپنے پہچانے احمدی ہیں

تبلیغ کی مساعی پھل لا رہی ہیں بھائی
افریقہ میں ہزاروں کاشانے احمدی ہیں

مٹی میں پہلے مل کر باغ و بہار ہونگے
اک سے ہزار ہونگے وہ دانے احمدی ہیں

غازہ ہیں روئے دینِ اسلامِ مرتضیٰ کا
گیسوئے دلربائی کے شانے احمدی ہیں

سرشار پھر رہے ہیں سجدوں میں گر رہے ہیں
ساقیٔ مہ لقا کے مستانے احمدی ہیں

احباب و اقربا کو اوطانِ پُر فضا کو
چھوڑ آئے حق کی خاطر فرزانے احمدی ہیں

ہر چند فقر و فاقے میں ان کی زندگی ہو
اطوار پھر بھی رکھتے شاہانے احمدی ہیں

صفحاتِ ہر زمیں پر اندازِ دل نشیں میں
اپنے قدم سے لکھتے افسانے احمدی ہیں

مشرق کی ساحتوں میں مغرب کی وادیوں میں
دیکھو جہاں بھی حاضر دیوانے احمدی ہیں

ہو زہدِ خشک جس جا۔ یا علم بے عمل سا۔
کرتے بناء وہیں پر میخانے احمدی ہیں

پہچانتے ہیں سب کو ہاں جانتے ہیں سب کو
کہتا ہے کون ہم سے بیگانے احمدی ہیں

اللہ ہی اللہ ہوگا۔ ہوگی اسی کی پوجا
مسمار کرتے جاتے بتخانے احمدی ہیں

مفقود جبر و اکراہ ہو سب کا دین للہ
شام و پگاہ کوشاں دیوانے احمدی ہیں

گھبرا گئے ابھی سے تم اس ہوا وردی سے
دارالاماں میں صدہا اور آنے احمدی ہیں

اللہ کا نام ہر آں بولیں گے جن و انساں
آباد کرتے آتے ویرانے احمدی ہیں

بار آور انکی کوشش ملکوں میں ہو رہی ہے
اور پُر خلوص سنتے شکرانے احمدی ہیں

اصحابِ مصطفےٰ ﷺ کی ہر شان کے ہیں حامل
اکملؔ ہمارے جاتے پہچانے احمدی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کتاب شانِ مصلح موعود پر ایک نظر

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق کوئی شبہ نہیں

(۲۳)

### غلط ڈائری سے استدلال

مصری صاحب نے اسی سلسلہ مضمون میں "الفضل" کی ایک ڈائری سے مولوی فخر الدین صاحب ملتانی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مولوی فخر الدین صاحب نے عرض کیا۔ کہ مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پیشگوئی ہے۔ حضور کا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔ فرمایا۔ میرے خیال میں یہ باتیں اس پر چھوڑ دینی چاہئیں۔ جو اس پیشگوئی کا مصداق ہو۔

مصری صاحب نے یہ ڈائری بھی اس امر کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مصلح موعود کی پیشگوئی کا اپنے تئیں مصداق سمجھنے سے انکار رہا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس ڈائری کو پیش کرنے میں نامناسب طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ ڈائری ڈائری نویس کی غلطی کی وجہ سے غلط چھپ گئی تھی۔ جس کی تردید خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرما دی تھی۔ چنانچہ ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے حضور سے سوال کیا۔ کہ حضور کی جو ڈائری الفضل میں شائع ہوئی تھی (جو مولوی فخر الدین صاحب ملتانی کے سوال و جواب میں تھی۔) اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا حضور نے اپنے مصلح موعود ہونے سے انکار فرمایا۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وہ ڈائری دراصل غلط چھپی تھی۔ اور میں نے اس کی تردید کر دی تھی۔ سبز اشتہار میں جو مصلح موعود کی پیشگوئی ہے۔ اس میں مجھے کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ میرے ہی متعلق ہے۔ البتہ الوصیت (حاشیہ ص۹) پر جو پیشگوئی ہے وہ کسی مامور کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔

اس پر خادم صاحب نے سوال کیا۔ سبز اشتہار میں جو پیشگوئی ہے۔ کیا وُہی مصلح موعود کے متعلق ہے۔ یعنی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی اصل پیشگوئی اور سبز اشتہار والی پیشگوئی کے مصداق میں کوئی فرق تو نہیں؟

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ سبز اشتہار اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئیاں دراصل ایک ہی شخص (مصلح موعود) کے متعلق ہیں۔

اس پر خادم صاحب نے سوال کیا۔ حضور کو ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونے میں کوئی شبہ تو نہیں؟

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ "نہیں"۔ (الفضل ۲۷ فروری ۱۹۳۴ء)

مصری صاحب نے اپنی کتاب شان مصلح موعود کے صفحہ ۴۴ و ۴۵ پر خادم صاحب والی اس گفتگو کا ایک حصہ بحوالہ الفضل درج بھی کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ وُہ اس سے واقف ہیں۔ پس اس گفتگو سے واقف ہونے کے باوجود مصری صاحب کا الفضل سے ایسی ڈائری کو پیش کرنا جس کے متعلق انہیں علم ہے۔ کہ بعد میں اس کی تردید ہو چکی تھی۔ اور خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرما دیا تھا۔ کہ وُہ غلط چھپی ہے۔ مصری صاحب کا اس ڈائری کو اپنی کتاب میں اس امر کے لئے وجہ ثبوت کے طور پر پیش کرنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے مصلح موعود ہونے سے انکار ہے۔ کیسی افسوسناک جرأت۔ اور دلیری ہے۔

### اجتہادی اختلاف

مصری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک قول الفضل ۱۲۔ جنوری ۱۹۳۵ء سے یوں پیش کیا ہے:۔

"یہ بات قطعاً غلط ہے۔ کہ میں اس کے (مصلح موعود کی پیشگوئی مندرجہ سبز اشتہار) اپنے متعلق ہونے سے انکار کرتا ہوں۔ میں جس بات کا انکار کرتا ہوں۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی کو کسی مامور کے متعلق سمجھا جائے۔ یا یہ سمجھا جائے۔ کہ جس کے متعلق یہ ہے۔ اس کے لئے الہاماً دعوےٰ کرنا لازمی ہے"۔

اس پر مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"اب اس بیان اور ۱۹۱۷ء اور ۱۹۳۳ء کے بیان میں جو تضاد ہے۔ اس کا اندازہ احباب خود ہی لگا لیں۔ مجھے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں"۔ (شان مصلح موعود ص۸)

۱۹۳۳ء کی ڈائری کے متعلق تو میں اوپر ثابت کر آیا۔ کہ وُہ غلط چھپی تھی۔ اور اس کی تردید شائع ہو چکی تھی۔ جسے مصری صاحب نے دانستہ اپنے مقاصد کے خلاف ہونے کی وجہ سے چھپایا ہے۔ ۱۹۱۷ء اور ۱۹۳۵ء کے محولہ بالا میں اگر کوئی اختلاف ہے۔ تو صرف اتنا ہی۔ کہ ۱۹۱۷ء میں آپ اجتہاداً مصلح موعود ہونے کا اعلان کرنے کے لئے الہام کا انتظار مناسب سمجھتے تھے۔ اور ۱۹۳۵ء کے محولہ بالا قول میں آپ نے مصلح موعود کے لئے الہاماً دعوےٰ کرنا لازمی نہیں سمجھا۔ کیونکہ یہ وُہ زمانہ ہے۔ کہ مصلح موعود کے پروگرام کا بہت سا حصہ آپ کے ذریعہ پورا ہو چکا تھا۔ اور چونکہ آپ مصلح موعود کی پیشگوئی کو کسی مامور کے متعلق نہیں سمجھتے۔ اس لئے پروگرام کے اکثر حصہ کے پورا ہو جانے پر اعلان کرنے کے لئے اب الہام کے انتظار کی ضرورت نہ تھی۔ اگر مصری صاحب کے نزدیک یہ معمولی سا اختلاف جس کا پیشگوئی کی نوعیت کے لحاظ سے وقوع میں آنا ضروری تھا۔ قابلِ اعتراض ہے تو وُہ یاد رکھیں۔ کہ انہیں مسلّم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک وقت بشیر اول مرحوم کو اجتہاد کے ماتحت مصلح موعود خیال کیا۔ پھر تفاؤل کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام مصلح موعود کی پیشگوئی کے پیش نظر محمود اور بشیر رکھا۔ اور بالآخر مصری صاحب کے خیال کے مطابق حضور نے میاں مبارک احمد کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا قطعی مصداق قرار دیا۔ پس اگر مصری صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عمل اس پیشگوئی کے متعلق شدید اختلافات کی موجودگی میں قابل اعتراض نہیں تو اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا بعد کا کوئی اجتہاد پہلے اجتہاد کے خلاف بھی سمجھ میں آئے۔ تو وُہ کیوں ان کے نزدیک قابلِ اعتراض ہے۔ عجیب بات ہے۔ کہ جو بات مصری صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کے لئے قابلِ عزت وُہی حضرت امیر المومنین کے لئے قابلِ اعتراض قرار دیتے ہیں۔ دیکھئے مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"ویسے تو کوئی ملہم بھی ایسا نہیں گزرا جس کا اجتہاد غلطی سے خالی ہو۔ لیکن یہ حکمت الٰہی کا نہایت ہی دقیق نکتہ ہے۔ کہ جتنی بڑی شان ملہم اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں رکھتا ہے۔ اتنی ہی زیادہ اہم غلطیاں وُہ اس سے نہیں کرواتا۔ کہ ان کو ہلاک کرے۔ اور ان کے دشمنوں کو ان پر غلبہ حاصل کرنے کا موقعہ دے۔ بلکہ اس لئے کرواتا ہے۔ تاکہ دنیا پر ان کا صدق وصفا۔ اور ان کے تعلق باللہ کی مضبوطی اور ظاہر ہو۔ اور ان کے ساتھ اپنی معیت کو زور شور کے ساتھ ثابت کرے۔ اور تاکہ ان کو مزید انعامات کا وارث کرے اور تا ان کے دشمنوں کے دلوں کو حسرت و یاس سے بھر دے"۔

(شان مصلح موعود ص۴۵ و ۴۶)

پس اگر مصری صاحب کو میرے آقا سیدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اجتہاد میں کوئی اختلاف نظر آتا ہے تو مصری صاحب کے اوپر کے پیش کردہ اصل کے ماتحت وُہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا صدق وصفا اور ان کے تعلق باللہ کی مضبوطی ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ نہ کہ آپ کے مخالفوں پیغام پارٹی اور مصری صاحب وغیرہ کو آپ پر غلبہ دینے کے لئے

بلکہ اس اجتہادی اختلاف سے مصری صاحب نے پیشکردہ اصل کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تو خدا تعالےٰ کے مزید انعامات کے مورد ہوں گے۔ مگر آپ کے دشمنوں کے دل اگر وہ آپ کی دشمنی ترک نہ کریں۔ اسی اصل کے ماتحت محض یاس و حسرت سے پُر ہوں گے

## ایک خط سے غلط استدلال

مصری صاحب نے اس امر کے ثبوت میں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنے مصلح موعود ہونے کے بارے میں تردد ہے۔ حضور کا ایک خط بھی پیش کیا ہے۔ جو حضور نے مباحثہ راولپنڈی سے پہلے مولوی ابوالعطا صاحب جالندہری کو لکھا جس میں تحریر فرمایا۔ کہ آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اول میرے نزدیک مصلح موعود بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ اولاد میں سے ایک لڑکا ہے۔ نہ کہ آئندہ زمانہ میں آنے والا۔ دوم میرے نزدیک جس حد تک میں نے اس پیشگوئی کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کی نوے فی صدی باتیں میرے زمانۂ خلافت کے کاموں کے مطابق ہیں۔ سوم چونکہ میں اس پیشگوئی کے موعود کے لئے دعوے کو شرط قرار نہیں دیتا۔ اس لئے میرے نزدیک میرے لئے دعوے کی ضرورت نہیں۔ ہاں میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس پیشگوئی کی جو غرض ہے۔ وہ بڑی حد تک خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ پوری کر دی ہے لیکن میں اس میں تعجب کی بات نہیں دیکھتا۔ اگر میرے بھائیوں میں سے کسی دوسرے کے ذریعہ بھی اسی قسم کے کام یا ان سے بڑھ کر کام خدا تعالےٰ کرا دے۔

خاکسار محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی
۱۸ جون سنہ ۱۹۳۷ء

اس پر مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

کیا یقین رکھنے والے انسان کی تحریر ایسی ہی ہوتی ہے۔ اول تو کل علامات کا اپنے وجود میں پورا ہونے سے انکار۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ فرماتے ہیں ”ہاں میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس پیشگوئی کی جو غرض ہے۔ وہ بڑی حد تک خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ پوری کر دی ہے۔ لیکن میں اس میں تعجب نہیں دیکھتا۔ اگر میرے بھائیوں میں سے کسی دوسرے کے ذریعہ سے بھی اسی قسم کے کام یا اس سے بڑھکر کام خدا تعالےٰ کرا دے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جس شخص کے ذریعہ سے اس سے بھی بڑھ کر کام خدا کرا دے۔ اس کا زیادہ حق ہوگا۔ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا اسے مصداق قرار دیا جائے یا جناب خلیفہ صاحب مکرم کا . . . . . . . . کیا اس سے صاف ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس پیشگوئی کے صحیح مصداق میاں جناب خلیفہ صاحب ابھی متردد ہی چلے آتے ہیں۔

(شان مصلح موعود صفحہ ۸۱ و ۸۲)

عجیب بات ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ خط جو حضور کی کمال بے نفسی طہارت قلبی اور تواضع و انکسار کا مرقع ہے۔ مصری صاحب کے نزدیک محل اعتراض ہے۔

مصری صاحب! حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہونے کے بارہ میں قطعاً کوئی تردد نہیں حضور اس گفتگو میں جو اس خط سے قریباً تین سال پہلے ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم اور حضور کے درمیان ہوئی۔ جس کا ایک حصہ اسی مضمون میں پہلے درج کیا جا چکا ہے صاف فرما چکے ہیں۔ کہ آپ کو اپنے مصلح موعود ہونے کے بارہ میں کوئی شبہ نہیں۔ پس اس خط سے متردد ہونے کا نتیجہ نکالنا ہرگز درست نہیں۔

اس خط میں جو نوے فی صدی باتوں کا اپنے زمانۂ خلافت میں پورا ہونا حضور تسلیم کر چکے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ حضور اپنے تئیں مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سمجھنے میں متردد ہیں۔ کیونکہ کسی پیشگوئی میں کسی شخصیت کے جب بہت سے کام بیان کئے گئے ہوں۔ تو یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ سب کام یکدم ہو جائیں بلکہ ہر کام کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔

پس مصلح موعود کے پروگرام میں سے دس فی صدی کام جو ابھی حضور کے نزدیک ہونے والے باقی تھے۔ وہ بھی انشاء اللہ اپنے اپنے وقت پر پورے ہو جائیں گے ہاں للاکثر حکم الکل کے ماتحت اس امر کا اقرار کہ نوے فی صدی کام مصلح موعود کے آپ کے زمانۂ خلافت کے مطابق ہیں۔ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ حضور اپنے تئیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ حضور فرماتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کی غرض بڑی حد تک خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ پوری کر دی ہے۔ پس جس حد تک پیشگوئی کی باتیں ابھی پوری ہونی باقی ہیں۔ وہ بھی انشاء اللہ آئندہ زمانہ میں پوری ہو جائے گی۔ فلا تتنظر ولا تکن من المستعجلین

رہا یہ امر کہ حضور نے اس خط میں فرمایا ہے۔ کہ آپ کے بھائیوں سے خدا تعالےٰ اسی قسم کے کام یا اس سے بڑے کام کرا دے۔ تو اس میں کوئی تعجب نہیں۔ سو یہ امر آپ کے انکسار اور تواضع پر دال ہے۔ نہ اس امر پر کہ آپ اپنے تئیں مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سمجھنے میں متردد ہیں۔

دیکھئے آخر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باقی نسل کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ ترٰی نسلاً بعیداً مظہر الحق والعلاء۔ کہ آپ کی نسل حق کی مظہر ہوگی۔ اسی طرح صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاتی قمر الانبیاء و امرک یتأتی۔ سو ایسے الہامات کے پیش نظر اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تواضعاً للہ یہ لکھتے ہیں۔ کہ میں اس میں تعجب کی بات نہیں دیکھتا۔ اگر میرے بھائیوں میں سے کسی دوسرے کے ذریعہ بھی اسی قسم کے کام یا ان سے بڑھ کر کام خدا تعالےٰ کرا دے“ تو اس سے یہ کیسے لازم آگیا۔ کہ آپ اپنے تئیں مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سمجھنے میں متردد ہیں۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ بالفرض آپ کے بھائیوں سے آپ جیسے یا آپ سے بڑھ کر کام بھی کرا دے۔ تب بھی ان میں سے کوئی مصلح موعود نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ مصلح موعود کے لئے از روئے الہام الٰہی ”فضل عمر“ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ ثانی ہونا بھی ضروری ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ یہ مقام اب دنیا میں اس زمانہ میں اور کسی کو نہیں مل سکتا۔ ماسوا اس کے آپ کے بھائی آپ کے متبع اور مرید ہیں۔ اور ان کے ذریعہ جو کام ہوں گے۔ وہ اسی خاص تائید الٰہی کا نتیجہ ہوں گے۔ جو ایک خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ کے مریدوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ کام دراصل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہی شمار ہوں گے۔ جن کے فیض تربیت کے ماتحت آپ کے متبعین بھائی وہ کام کریں گے۔ اگر خدا تعالےٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے فتح ہونے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر فتح ہونا قرار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے مرید تھے۔ تو کیوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اعلےٰ کارنامے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات سے منسوب ہو سکیں گے۔ پس حق یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنے مصلح موعود ہونے کے بارہ میں کوئی تردد نہیں۔ اور زیر بحث فقرہ اپنے بھائیوں کے متعلق حضور نے از روئے انکسار لکھا ہے۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری از قادیان

سرمہ نور البصارت:۔ یہ سرمہ آشوب چشم ککرے، جالا، سبل، پڑبال، ناخونہ اور آنکھ کی دوسری تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱۲؍ فی تولہ۔ نمونہ ۱؍ کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگا۔ مطب عجائب گھر قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسلمانوں کی قبر پرستی کا افسوسناک نظارہ

دہلی سے قریباً ۱۲ میل دور رقبہ مہرولی میں ایک بزرگ قطب الدین صاحب بختیار کاکی کا مزار ہے۔ حال میں مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ ان دنوں اجمیر میں عرس ہے۔ اس لئے بہت سے لوگ جن میں سے اکثر حیدرآباد دکن اور بنگال وغیرہ کے مسلمان تھے۔ ان بزرگ کے مزار کی زیارت کرنے جا رہے تھے۔ زائرین کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ جب میں مقبرہ کے پاس پہنچا۔ تو سنا۔ کہ ہر ایک سے کہا جا رہا تھا کہ وضو کر کے زیارت کرنے جاؤ۔ مزار پر پہنچ کر دیکھا۔ کہ ارد گرد چھوٹی چھوٹی دیوار بنی ہوئی ہے۔ مگر پاؤں کی طرف کچھ کھلی جگہ ہے۔ قبر پر ایک بہت بڑی زرد رنگ کی چادر پڑی تھی۔ لوگ پھول اس چادر پر پھینکتے۔ اور شیرینی جو پاس مجاور بیٹھا تھا اسے دیتے۔ وہ کہتا بھئی خواجہ صاحب کی نذر کرو۔ تب وہ تبرک دیں گے۔ اس پر زائر کچھ پیسے قبر کے پاؤں کی طرف رکھ دیتا۔ اور مجاور پھینکے ہوئے پھولوں میں سے کچھ پتیاں اٹھا کر اور تھوڑی سی شیرینی بھی دے دیتا۔ مزار کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنے والے یا خواجہ کہہ کر مرادیں مانگتے۔ اور جو کم از کم ایک روپیہ دیتا۔ اس کے سر پر پہلے اس چادر کے حصہ سے جو ململ کی قبر پر ڈالی ہوئی تھی۔ ایک ٹکڑا باندھ دیتے۔ پھر اسے قبر کے پاؤں کی طرف لا کر کہتے۔ خواجہ صاحب کی پائنتی میں سجدہ کرو۔ وہ سجدہ کرتا اور مجاور چادر اس کے سر پر ڈھانپ دیتا۔ کچھ عرصہ تک وہ سجدہ میں گرا ہوا خواجہ کو مخاطب کر کے حاجات پیش کرتا۔ اور مجاور بھی ساتھ دہراتا اس کے بعد خلیفہ صاحب کے مقبرہ پر یہی عمل کیا جاتا۔

واپس ہونے والوں کے رستہ میں پانی لے کر دو آدمی کھڑے ہوتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ قبر کا دھویا ہوا تبرک ہے پی لو۔ اور پیسے مانگتے ہیں۔

ایک بنگالی جب مزار پر سجدہ کر چکا تو اسے نذر دینے کے لئے کہا گیا اس بیچارے کے پاس چند پیسے تھے نکال کر وہاں پھینک دیئے۔ مگر اسے کہا گیا۔ کم از کم ایک روپیہ دینا پڑے گا۔ ایک مجاور دوسرے سے کہنے لگا۔ تم کیسے آدمی ہو۔ کہ ایسے آدمی کو بغیر نذر لئے سجدہ کرا دیا۔ میں نے کہا بھئی جس کے پاس روپیہ نہ ہو تو کیا اس کو خواجہ صاحب برکت نہیں دیتے۔ اس پر خاموش ہو گئے۔ اور اس بیچارے کی جان چھوٹی۔

میرے دل میں تڑپ تھی کہ ان لوگوں کو سمجھاؤں۔ اور میں موقعہ کی تلاش میں تھا۔ آخر میں نے بعض کو اپنی طرف متوجہ پا کر کہا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے بنی اسرائیل کے لوگوں پر لعنت کی۔ کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ اور یہاں تو ان لوگوں کی قبروں کو بھی سجدہ گاہ بنایا ہوا ہے جن کے متعلق خیال ہے کہ وہ ولی اللہ تھے نہ کہ نبی۔ اکثر نے سنجیدگی سے غور کیا۔ اور اپنے فعل کو برا گردانا۔ مزار سے ایک طرف ایک مکان میں بہت سے لوگ بیٹھے تھے جن میں سے اکثر بنگالی تھے ان کو میں نے تبلیغ شروع کی۔ چند لوگ ان میں سے اردو جانتے تھے وہ سب باتیں قبول کرتے گئے۔

مسلمانوں کے دوسرے غلط عقائد بتا کر ان کو احمدیت کی تبلیغ کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پیش کی۔ نیز ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق مسیح موعودؑ کی بستی میں پہنچ کر ان کو آپ کا سلام پہنچانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا ہم ضرور قادیان جاتے مگر اب خرچ نہیں ہے۔ پھر کبھی جلسہ سالانہ پر ضرور جائیں گے۔ ٭ خاکسار: کرم الٰہی ظفر واقف زندگی۔ از دہلی

# مقامی تبلیغ کے زیر انتظام تبلیغ کرنیوالے احباب کا شکریہ

۱۲ ماہ وفا سے ۱۲ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش تک مندرجہ ذیل احباب نے پندرہ پندرہ دن دعوت عامہ کے زیر انتظام تبلیغ کے لئے وقف کئے۔ اور میری ہدایت کے ماتحت ضلع گورداسپور میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دیا۔ ان احباب کا شکر گذار ہوں۔ اور خدا تعالٰے سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالٰے ان کو سلسلہ کی خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقع دے۔ اور ان کے اخلاص میں ترقی دے۔ آمین

خاکسار:۔ فتح محمد سیال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) مولوی ارجمند خانصاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ (۲) مولوی محبوب عالم صاحب خالد پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ (۳) صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی پروفیسر جامعہ احمدیہ (۴) حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ (۵) قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ (۶) فضل الٰہی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ۔ (۷) غلام احمد صاحب وجوال (۸) عبدالقادر صاحب ضیغم (۹) محمد ابراہیم صاحب حکیم (۱۰) بشیر احمد صاحب (۱۱) محمد احمد صاحب گجراتی (۱۲) منظور احمد صاحب (۱۳) صدیق الرحمٰن صاحب۔ (۱۴) محمد خطیب صاحب متعلم جامعہ احمدیہ (۱۵) غلام باری صاحب " " (۱۶) محمد یوسف صاحب (۱۷) محمود احمد صاحب خلیل (۱۸) رشید احمد صاحب چغتائی (۱۹) محمد منور صاحب (۲۰) عبدالوہاب صاحب (۲۱) مرزا عنایت اللہ صاحب (۲۲) صوفی عبدالقدیر صاحب۔ (۲۳) بشیر احمد صاحب سیالکوٹی (۲۴) شیخ نور احمد صاحب (۲۵) نوردین صاحب (۲۶) بشیر احمد صاحب منیر (۲۷) عبدالعزیز صاحب (۲۸) عبدالودود صاحب (۲۹) منیر الدین صاحب (۳۰) غلام رسول صاحب جوش (۳۱) غلام رسول صاحب گجراتی (۳۲) مقبول احمد صاحب (۳۳) عطاء اللہ صاحب (۳۴) خلیل الدین صاحب احمد (۳۵) قاضی محمد عبداللہ صاحب (۳۶) صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب (۳۷) مرزا احمد شفیع صاحب (۳۸) ماسٹر فقیراللہ صاحب (۳۹) بشیر احمد صاحب۔ (۴۰) صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب (۴۱) صوفی غلام محمد صاحب (۴۲) مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم۔ منجانب محمد حسین صاحب (۴۳) صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب (۴۴) ماسٹر قمرالدین صاحب (۴۵) ماسٹر محمد علی صاحب اظہر (۴۶) ماسٹر محمد بخش صاحب (۴۷) میاں حبیب اللہ صاحب (۴۸) بشیر احمد صاحب سیالکوٹی۔ منجانب ملک نادر خانصاحب (۴۹) ماسٹر غلام محمد صاحب عبد (۵۰) ماسٹر شاہ دین صاحب (۵۱) ماسٹر بشیر احمد صاحب (۵۲) ماسٹر نواب دین صاحب (۵۳) میاں غلام احمد صاحب (۵۴) ماسٹر حسن محمد صاحب (۵۵) ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب (۵۶) میاں روشن الدین صاحب (۵۷) میاں رحیم بخش صاحب ولد عمر الدین (۵۸) میاں میاں جلال دین صاحب دہم کلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول (۵۹) ماسٹر محمد طفیل صاحب H.B. سکول امرتسر (۶۰) میاں خیر دین صاحب دارالرحمت ٭

## ضروری ہدایات

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ براہ مہربانی نوٹ فرمالیں۔ کہ جب کبھی وہ اپنی جماعت سے دوسری جگہ چلے جانے یا دوسری جگہ سے انکی جماعت میں آنیوالوں دوستوں کیوجہ سے بجٹوں میں ترمیم کی اطلاع بھجوائیں۔ تو اس اطلاع میں مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کریں۔ (۱) آنے یا جانے والے دوست کس جماعت سے آئے ہیں یا کس جماعت میں گئے ہیں (۲) انکے ذمہ ماسوقت سال رواں کے چندوں کے [illegible] اور بقایا سال گذشتہ [illegible] تفصیل [illegible] ٭ ناظر بیت المال

# رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ احسان ۱۳۱۹ھش

## خدمت خلق

**مقامی مجالس**:۔ محلہ دارالفضل کے خدام نے ایک مکان کو آگ لگنے پر اس کے بجھانے میں مدد دی۔ تیمارداری اور حاجت مندوں کو کھانا کھلانے کے علاوہ مکھی مچھر مارنے کے لئے سعی کی گئی۔ محلہ دارالانوار میں پینے کا پانی بھرا گیا۔ ناصر آباد میں بعض معذوروں کے لئے لنگر سے کھانا لایا گیا۔ احمد آباد میں دو بیوہ عورتوں کی خدمت کی گئی۔

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام نے ہر ہفتہ مکھی مچھر مارنے کا کام کیا۔ جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ میں پانی پلاتے اور پنکھا کرتے رہے۔ تیمارداری کے علاوہ ایک بچہ کو اٹھا کر سٹیشن سے شہر پہنچایا گیا۔ ۵ خدام فسٹ ایڈ سیکھتے رہے۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے خدام نے ایک بیمار کی تیمارداری کی۔ دارالبرکات میں مریضوں کی عیادت کے علاوہ بعض کو مفت دوا دی گئی۔ اور بعض کو دوا تیار کرنے میں امداد دی۔ ایک شخص کو بازار سودا لاکر دیا جاتا رہا۔

دارالرحمت میں ایک بیوہ کو پانی بھر کر دیا گیا۔ تین مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ ایک گاؤں میں فساد رفع کرنے کے لئے کوشش کی گئی۔ غازی کوٹ کے جلسہ میں جانے کے لئے بعض اصحاب کے لئے لاری کا انتظام کیا گیا۔ دو مسافروں کا سامان اٹھایا گیا۔ ننگل میں بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ بورڈنگ تحریک جدید کے خدام مسجد کی صفائی کرتے رہے جمعہ کے دن مسجد میں پانی پلانے کا کام کیا۔ دارالعلوم کے خدام نے ایک بیمار کو ہسپتال پہنچایا۔ دارالشیوخ میں ایک بیوہ کو کھانا پہنچایا جاتا رہا۔

**بیرونی مجالس**:۔ ملتان میں ٹھنڈا پانی پلایا جاتا رہا۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا میں بیماروں کی عیادت کے علاوہ ایک غریب کو چھت کے لئے لکڑی دی۔

دو مسافروں کا سامان سٹیشن تک پہنچایا گیا۔ مونگھیر میں بیماروں کی عیادت کی گئی۔ کلکتہ میں بعض لوگوں کی نقدی سے مدد کی گئی۔ ہسپتال میں جاکر بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ بعض مسافروں کو امداد پہنچائی گئی۔ ایک بیمار راستہ میں پڑا ہوا تھا۔ اس کو ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ لائل پور میں تیمارداری کے علاوہ بعض گھروں میں سودا سلف لاکر دیا گیا۔ ایک دوست کے لئے مکان تلاش کیا گیا۔ بوجھ اٹھانے کے علاوہ ایک بوڑھی عورت کو سوار کرکے گھر پہنچایا گیا۔

اوڑا ضلع جالندھر میں ایک عورت چھت سے گر پڑی تھی۔ اسے ہسپتال لے جاکر مرہم پٹی کرائی گئی۔ اور واپس لایا گیا۔ نصرت آباد میں خدام ایک صاحب کی تیمارداری کرتے رہے۔ لاہور کے خدام ہر روز ۱۵ منٹ کم از کم اس کام میں صرف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسافروں کو سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔ ایک ٹانگہ الٹ گیا تھا گرنے والوں کو بچانے میں مدد دی گئی۔ ایک خادم نے ایک شخص کو انجن کے نیچے آنے سے بچا لیا۔ بعض مواقع پر بیماروں کی تیمارداری کی گئی، دو گمشدہ بچوں کو تلاش کیا گیا۔ اور بعض کو غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔

دنیا پور ضلع ملتان میں تین مسافروں کی رات کو رہائش کا انتظام کیا گیا اور کھانا کھلایا گیا۔ سٹیشن پر پانی کے گھڑے بھر کر رکھے گئے۔ ایک مسافر کی نقدی سے مدد کی گئی۔ سیالکوٹ میں جمعہ کے روز پنکھا کیا جاتا۔ اور جامع مسجد کی صفائی کی جاتی ہے۔ سہارنپور میں بیماروں کی تیمارداری کے علاوہ بعض کو سودا سلف لاکر دیا گیا۔

گوجرانوالہ کے خدام نے وزیر آباد کے جلسہ کا انتظام کیا۔ اور ایک غیر احمدی کو سائیکل پر وزیر آباد بھیجا ایک چوری کی تلاش میں مدد دی۔ ایک سکھ بیمار کی تیمارداری کی گئی۔ اس کی ڈاکٹر کی فیس ادا کی گئی۔ تین اشخاص کو سائیکل پر سوار کرکے ہسپتال لے جایا گیا۔ ایک دفعہ ہندوؤں کے جلسہ میں خدام نے مدد دی۔ ۵ گمشدوں کو لواحقین کے سپرد کیا گیا۔ سٹیشن پر پانی پلایا گیا۔ دو مسلمان عورتوں کو ریلوے ٹکٹ خرید کر دیا گیا۔ ۵ جیب کتروں کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا گیا۔ ایک موقعہ پر تھوڑی سی نقدی کی عدم ادائیگی کی بنا پر ہندو مسلم فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس موقعہ پر رقم ادا کر کے جھگڑا ختم کیا گیا۔ اس کا لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ ایک جگہ نہر میں بچے نہا رہے تھے۔ کہ ایک سانپ نے خطرہ پیدا کر دیا جس پر ایک رکن نے جرأت سے بچوں کو بچایا۔ ایک سکھ کو کرایہ دیا گیا۔ چھ بیماروں کو دوا دی گئی۔

کورالی ضلع انبالہ میں ہسپتال میں جاکر بیماروں کی عیادت کی گئی۔ موضع شکار میں قریباً ایک ماہ کے لئے ۴ آدمیوں کے کھانے اور رہائش کا بندوبست کیا گیا۔ ایک خادم ہر جمعہ آٹا اکٹھا کر کے قادیان بھیجتا رہا۔ پنڈدادنخان میں مسافروں کو سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ لودھراں ضلع ملتان میں تیمارداری کے علاوہ گیارہ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور مسافروں کی نقدی سے امداد کی گئی۔

جمشید پور میں دو ضعیف اور غریب آدمیوں کی نقدی سے مدد کی گئی۔ ایک مسافر کی نقدی اور پارچات سے امداد کی گئی۔ ایک پانچ سالہ گمشدہ بچے کو تلاش کر کے اس کے بھائی تک پہنچایا گیا۔ بعض موقعوں پر راستہ سے تکلیف دہ اشیاء ہٹائی گئیں۔ ایک اندھے کو گڑھے میں گرنے سے بچا کر سیدھے راستہ پر ڈالا گیا۔ ایک بے ہوش لاوارث بڑھیا کو ہسپتال کی موٹر منگوا کر ہسپتال پہنچایا گیا۔

محمود آباد جہلم میں ایک مسافر کے لئے بستر مہیا کیا گیا۔ ایک احمدی کے گھر کی رات کے وقت حفاظت کی گئی۔ علاوہ ازیں ایک غیر احمدی کی جگہ گاؤں کا پہرہ دیا گیا۔ سونگھڑہ میں خدام نے ایک میت کی تدفین و تکفین میں حصہ لیا غرباء کو دوا مفت تقسیم کی گئی۔ محلہ میں ایک بڑھیا کو سودا سلف لاکر دیا۔ بیماروں کی عیادت کی۔ بنگہ میں خدام تیمارداری کرتے اور بعض موقعوں پر دوائی لاکر دیتے رہے۔ ایک خاکروب کی لڑکی کو کوئی بھگا لے گیا تھا۔ خدام نے اس موقعہ پر یہ کوشش کی۔ کہ ۱۰ میل کا فاصلہ طے کر کے اور کرایہ خرچ کر کے لڑکی کو واپس لائے اور اس کے والدین کے سپرد کیا۔

شوپیاں کشمیر میں ایک ہندو کی تیمارداری کی گئی۔ کریام کے خدام ۷ میل کے فاصلہ پر امیر جماعت احمدیہ کریام کی تیمارداری ہسپتال جاکر کرتے رہتے۔ انبالہ شہر میں خدام بیوگان محلہ کا سودا سلف لاکر دیتے رہے بیماروں کی تیمارداری کی جاتی رہی غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ بعض غیر احمدیوں کی مدد کی گئی۔

نرائن گڑھ میں کچھ عرصہ پانی کی سبیل جاری رہی۔ بعد میں بوجہ برسات بند کر دی گئی۔ بنگال میں ایک شخص کی دیوار مرمت کی گئی۔ برہمن بڑیہ میں بہت سے غیر احمدیوں کی تیمارداری کے علاوہ بیوگان کی خبر گیری کی گئی۔ اور ۴ غیر احمدی اشخاص کی مہمان نوازی کی گئی علاوہ ازیں ۷ اشخاص کی تجہیز و تکفین میں حصہ لیا گیا۔ اور ایک ڈوبتے ہوئے بچے کو پانی سے نکال کر ہسپتال پہنچایا۔ پنج مورد سندھ میں خدام انفرادی طور پر خدمت خلق کا کام کرتے رہے۔

## وقار عمل

**مقامی مجالس**:۔ دارالفضل کے خدام ٹوٹیوں میں پانی ڈالتے رہے۔ دارالانوار میں مسجد کے پاس سے اینٹیں اور روڑے صاف کئے۔ احمد آباد میں مسجد کی صفائی کے علاوہ ایک راستہ صاف کیا گیا اور ایک رستہ پر مٹی ڈالی گئی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام نے مقبرہ بہشتی میں تعمیر چار دیواری میں حصہ لیا۔ دارالبرکات میں نالیاں صاف کی گئیں۔ محلہ کے اردگرد سے آک کے پودے اکھیڑے گئے بکھری ہوئی اینٹوں کو ترتیب سے رکھا گیا۔ مسجد کے پانی کے نکلنے کے لئے ایک چھوٹی نالی کھودی گئی۔ نیز رستے گزرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے قابل بنائے گئے۔ ایک حصہ سے بارش کا پانی نکالنے کی سعی کی گئی۔ دار الرحمت میں ٹوٹیوں میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ مسجد کے فرش کو صاف کیا اور دھویا گیا۔ موضع ننگل میں ایک جگہ مٹی ڈالی گئی۔ اور بعض نالیاں صاف کی گئیں۔ بورڈنگ تحریک جدید کے خدام ایک بیمار کی چارپائی اٹھا کر ہسپتال لے گئے۔ اور اس کی خدمت کرتے رہے۔ دار الشیوخ کے لئے پارچات جمع کئے گئے۔ ایک گھر سودا سلف لا کر دیا گیا۔ ایک راستہ سے اینٹیں ہٹائی گئیں۔ حلقہ مسجد مبارک میں ایک مکان کے چھت کی مرمت کی گئی۔ دار العلوم میں ایک راستہ صاف کیا گیا۔ دار الشیوخ میں کمروں اور صحن کی صفائی کے علاوہ یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صفائی کی گئی۔ مقبرہ بہشتی کی چار دیواری کی تعمیر میں حصہ لیا گیا۔ دار السعتہ میں ایک نالی صاف کی گئی۔ مسجد کے درختوں کو پانی دیا گیا۔

## بیرونی مجالس

ملتان میں ہر جمعہ کو مسجد کی صفائی کی گئی اور خیمہ لگایا گیا۔ ناصر آباد میں ایک سڑک پر ۲۱۳ فٹ لمبی اور ۱۶ فٹ چوڑی اور ایک فٹ اونچی مٹی ڈالی گئی۔ چک شمالی ۹۹ میں ایک ۶۰ فٹ لمبی دیوار ۳ فٹ اونچی کی گئی۔ اور بعض گڑھے مٹی ڈال کر پُر کئے گئے۔ مونگھیر میں مسجد احمدیہ اور احمدیہ کالونی کی نالی اور گلی کی متعدد بار صفائی کے علاوہ ایک اور گلی صاف کی گئی۔ علاوہ ازیں ایک مکان کا پانی نکالنے کے لئے ایک کچی نالی کھودی گئی۔ کلکتہ میں خدام انجمن کی صفائی کرتے رہے نیز کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں کوشاں رہے۔ اور ضلع جالندھر میں بعض نالیاں صاف کی گئیں۔ بعض جگہوں کو جھاڑوں دیکر صاف کیا گیا۔ نصرت آباد سندھ میں ایک واٹر کورس پر وضو کرنے کے لئے اینٹوں سے جگہ بنائی گئی۔ اور درختوں کو گوڈی دی گئی۔ لاہور کے خدام حلقوں میں منقسم ہیں۔ یعنی احمدیہ ہوسٹل سول لائن۔ فیض باغ سلطان پورہ۔ دہلی دروازہ۔ چابک سواراں۔ بھاٹی گیٹ اور اسلامیہ پارک۔ تمام حلقوں کے خدام اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں کوشاں رہے۔ حتی الوسع اپنا سامان خود اٹھایا۔ دو حلقوں میں روزانہ نصف گھنٹہ وقت دے کر سڑکوں اور نالیوں کی صفائی کی جاتی رہی۔ مسجد کی صفائی جھاڑو اور صفوں کے بچھانے میں خدام حصہ لیتے رہے۔ دیناپور ضلع ملتان میں دس گلیوں اور دو دیگر راستوں کی صفائی کی گئی۔ کیبر تنگ میں عیدگاہ بنائی گئی۔ بستی کی گلیاں صاف کی گئیں بعض پتھر کھود کر نکالے گئے اور دوسری جگہ لگائے گئے۔ سیالکوٹ شہر کے خدام انجمن کی زمین کو ہموار اور صاف کرتے رہے۔ سڑکوں سے تکلیف دہ اشیاء دور کی گئیں۔ بسہاری میں مسجد کی صفائی اور ٹوٹیوں میں پانی ڈالنے کے علاوہ بعض دیگر نالیاں صاف کی گئیں۔ گوجرانوالہ میں بعض نالیاں بنائی گئیں ۳ گڑھوں سے بدبودار پانی نکالا گیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ کورالی ضلع انبالہ میں ایک غریب اور نادار شخص کی امداد اس طرح کی گئی۔ کہ اس کا کھیت کمال سے کھود کر بونے کے قابل بنایا گیا جس پر کئی دن صرف ہوئے۔ علاوہ ازیں مسجد کی صفائی کی گئی۔ کمال ڈیرہ میں مسجد میں پانی بھر اگیا۔ اور بعض راستوں کی مرمت کی گئی۔ موضع سنگار کے خدام مسجد کی صفائی مسجد کی تعمیر اور اس کے علاوہ مسجد کے دیگر کاموں میں مصروف رہے۔ بعض گلیاں صاف کی گئیں۔ اور بعض نالیوں کی صفائی اور درستی کی گئی۔ پنڈدادنخان میں نماز کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ یہ خدام کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ کہ اب نماز کے لئے ایک تھڑا تیار ہو گیا ہے۔ جس پر نماز مغرب روزانہ ادا ہونے لگی ہے۔ ایک اور جگہ بارش کے پانی کے روکنے کے لئے مٹی ڈالی گئی۔ بھیرہ کے خدام نے محنت اور ہمت سے کام کر کے ایک راستہ جس پر ۳ فٹ تک پانی تھا۔ اس پر ½۳ فٹ مٹی ڈال کر ½۷ فٹ چوڑا اور ۲۷ فٹ لمبا راستہ تیار کیا۔ ایک دوسرے وقار عمل میں ۱۲ خدام نے ملکر ۸۰ فٹ لمبی اور ۱۲ فٹ چوڑی سڑک کی مرمت کی اور اس کے ایک جانب ۷۵ فٹ لمبی نالی ۲ فٹ عرض کی ½۱ فٹ گہری کھودی۔ محمود آباد ضلع جہلم میں مسجد کی صفائی کے علاوہ ٹوٹیوں میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ ایک مکان کی چھت پر مٹی ڈالی گئی۔ ایک موقعہ پر ایک زمیندار کو اس کے کام میں مدد دی گئی۔ سکندر آباد میں ایک دن یوم وقار عمل منایا گیا۔ جس میں ½۳ گھنٹے صرف کر کے ایک مکان کی نہایت عمدگی کے ساتھ صفائی کی گئی۔

سونگڑہ میں ایک شارع عام کو کانٹوں سے صاف کیا گیا۔ ایک شادی پر خدام نے شامیانے لگانے اور کھانا کھلانے وغیرہ کا انتظام کیا ایک تالاب کی صفائی کی گئی۔ مکانات کے ارد گرد صفائی کی گئی۔ مسجد کے قریب ہی ایک باغ لگایا گیا۔ کریام میں مسجد کی صفائی کی گئی۔ بنگہ میں خدام مسجد کے آگے صحن میں مٹی ڈالنے کا کام کرتے رہے۔ ایک راستہ سے مٹی اٹھا کر صاف کیا گیا۔ پنکال میں ایک شخص کے چھت کی مرمت کی گئی۔ حیدر آباد دکن میں مسجد کو دھو کر صاف کیا گیا۔ پنجورہ میں خدام نے مسجد اور بعض گلیوں کی صفائی کی۔ اور بعض نالیوں کو صاف کیا گیا۔ (سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ)


## خضاب دلپذیر

سفید بالوں کو پانچ منٹ میں قدرتی سیاہ کر دینے والا خشک سفوف ہے۔ قیمت فی شیشی چار آنے۔ بارہ شیشی اڑھائی روپیہ چھ شیشی سوا روپیہ (محصولڈاک نصف درجن دس آنے ایک درجن ۱۴ آنے بذمہ خریدار) مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

## معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب حق کہتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کریئے مطلق تھکن نہ ہوگی یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل ہندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (دعا) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

## اگر آپ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاص مجربات
(۲) اطباء دہلی کے مخصوص مرکبات
(۳) اطباء لکھنؤ کے زود اثر معمولات

سے

ایک باقاعدہ سند یافتہ حکیم محمد عبد اللہ قریشی ڈی + آئی۔ ایم۔ ایس طبیہ کالج علی گڑھ (جہاں پانچ سال طب پڑھائی جاتی ہے) کے مشورہ کے ساتھ مکمل علاج چاہیں تو آج ہی اپنی بیماری کے مفصل حالات سے اپنے قومی ویدک یونانی دواخانہ قادیان کو اطلاع دیں۔

مینیجر۔ فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں


Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن ۲۰ اگست** - مسٹر چرچل نے دارالعوام میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ جنگ کے پہلے سال میں ہمارے ۱ لاکھ ۶۵ ہزار آدمی مارے گئے تھے مگر اس جنگ میں صرف ۹۲ ہزار - جانی نقصان گو کم ہے - مگر لڑائی نہایت بھیانک ہے - بڑی بڑی قومیں دنوں میں مٹ رہی ہیں - پہلے صرف بہادر لوگ میدان میں جا کر لڑتے تھے - مگر اب ہر شہر اور ہر گاؤں بلکہ ہر گلی کوچہ میدان جنگ بنا ہوا ہے - لیکن موت کی تباہ کاریاں اور نقصانات کی کثرت ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی سے روک نہیں سکتی - ہمارے پاس ۲۰ لاکھ مسلح فوج ہے - ہماری بحری ناکہ بندی کی وجہ سے اس وقت تک ۴ لاکھ ٹن دشمن کا مال ہمارے قبضہ میں آچکا ہے - ہماری طیارہ سازی کی رفتار دشمن کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے - اگر دشمن اس وقت بحر اسود اور ہندوستان کی گذرگاہ پر بھی قابض ہو جائے - تو اقتصادی بدحالی کی وجہ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا - سمالی لینڈ کا دفاع زیادہ تر فرانسیسی فوجوں کے سپرد تھا - اور اس کی شکست نے ہماری پوزیشن کو کمزور کر دیا - اس لئے اسے خالی کر دیا گیا ہے - مگر بحیرہ روم میں ہماری طاقت کا سکہ رواں ہے

برطانیہ کی جنگی سرگرمیوں کے متعلق ایک اعلان مظہر ہے - کہ فوج میں ۵۰ ہزار تربیت یافتہ نوجوان فی ہفتہ بھرتی ہوتے ہیں

**رنگون ۲۰ اگست** - برما کے ایک اخبار کے ایڈیٹر کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت عدالت کے برخواست ہونے تک سزائے قید یا ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے - کیونکہ اس نے انگلستان پر جرمن حملہ کی خبر بہت جلی عنوان سے شائع کی تھی - استغاثہ کا بیان تھا کہ اس سے عوام میں دہشت پھیلتی ہے -

**لکھنؤ ۲۰ اگست** - نیشنل ہیرلڈ کو حکم دیا گیا تھا - کہ خبروں کی سرخیاں سنسر کرا کے شائع کرے - اس نے فیصلہ کیا ہے کہ بغیر سرخیوں کے خبریں شائع کیا کرے گا -

**لنڈن ۲۰ اگست** - اس وقت حکومت بلجیم کے بعض سابق وزراء یہاں ہیں معلوم ہوا ہے کہ باقی بھی عنقریب آ رہے ہیں - اور انگلستان میں ایک نئی بلجین گورنمنٹ قائم کی جائے گی -

**شملہ ۲۰ اگست** - ہندوستان کے تجارتی جہازوں کو سرعت سے مسلح کیا جا رہا ہے - ان پر توپیں اور طیارہ شکن ہتھیار نصب کی جا رہی ہیں - ملاحوں کو توپیں چلانے کی تربیت دی جا رہی ہے

**بوڈاپسٹ ۲۰ اگست** - ہنگری نے رومانیہ سے ٹرانسلوینیا کا دو تہائی حصہ طلب کیا تھا - یہ مطالبہ رد کر دیا گیا ہے اور بعض جوابی تجاویز پیش کی ہیں - جو ہنگری کو پسند نہیں -

**قاہرہ ۲۰ اگست** - چیمبر آف ڈپٹیز کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ مصر پر حملہ کا خطرہ بڑھ گیا ہے - مگر ہم دشمن کے مقابلہ کے لئے ہر طرح تیار ہیں - ہمارے فوجی انتظامات مکمل ہیں -

**لنڈن ۲۰ اگست** - برطانیہ و آئرلینڈ کے درمیان سمندر میں ایک آئرش جہاز جب کہ وہ ساحل کے بالکل نزدیک پہنچ چکا تھا - ایک جرمن ہوائی جہاز نے بم پھینکے - اور مشین گن سے گولیاں چلائیں - دو آدمی مارے گئے -

**واشنگٹن ۲۰ اگست** - بوسٹن میں مقیم جرمن سفیر کو حکومت جرمنی نے امریکہ کی خواہش کے مطابق واپس بلا لیا ہے اس پر الزام یہ تھا - کہ وہ امریکن گورنمنٹ کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لیتا تھا - اور یہ قونصل کی ڈاک امریکہ میں نازی لٹریچر کی درآمد کا ذریعہ تھی -

**ٹوکیو ۲۱ اگست** - جاپان و جزائر مشرق الہند میں تجارت کو فروغ دینے کے لئے وہاں جاپان نے ایک تجارتی مشن بھیجا ہے -

**لنڈن ۲۱ اگست** - دمشق کے امریکن نامہ نگار کا بیان ہے کہ مارشل پیٹان نے تسلیم کر لیا ہے کہ دمشق گورنمنٹ جرمنوں کے دباؤ کے نیچے ہے - نکیل ان کے ہاتھ میں ہے - جدھر چاہیں موڑ دیتے ہیں دمشق گورنمنٹ نے قریباً تمام ان جرنیلوں کو ریٹائر کر دیا ہے - جنہوں نے جنگ میں جرمنی کے خلاف حصہ لیا تھا - ایسے قریباً ڈیڑھ سو جرنیل ہیں جن میں وہ جرنیل بھی ہے جس نے ڈنکرک کا رستہ کھلا رکھنے کے لئے دشمن کی فوجوں کو روکے رکھا تھا -

کل مسٹر چرچل نے جو تقریر کی - اسے برطانوی پریس نے بہت پسند کیا ہے - اور لکھا ہے کہ یہ سچے دل کے ساتھ دانائی اور بھروسہ کا اظہار ہے - یہ فیصلہ کہ جرمنی کے مقبوضہ ملکوں میں خورد و نوش کی اشیاء نہ جانے دی جائیں - بالکل ٹھیک ہے اسی طرح بحیرہ اٹلانٹک کے پار کے بعض اڈے امریکہ کے حوالے کر دینے کا فیصلہ بھی صحیح ہے -

**لنڈن ۲۱ اگست** - آج دشمن کے ہوائی جہاز جنوب مشرقی علاقہ انگلینڈ پر اڑتے دیکھے گئے - ایک کو گرا لیا گیا کل رات جنوب مشرق کے ایک شہر پر حملہ ہوا - جس سے بعض عمارتیں تباہ ہوئیں - اور کچھ لوگ مارے گئے -

**لنڈن ۲۱ اگست** - کل رات جرمنی - ہالینڈ اور فرانس کے بہت سے ریڈیو سٹیشن بند رہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی ہوائی جہاز ان علاقوں میں پہنچ گئے ہیں -

**لکھنؤ ۲۱ اگست** - آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کھانڈ تیار کرنے - اس کی بکری اور گنے کی قیمت وغیرہ کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک کمشن مقرر کر دیا گیا ہے - اس وقت بہت سی کھانڈ تیار پڑی ہے - جو فروخت نہیں ہوئی -

**واردھا ۲۱ اگست** - کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جاری ہے - غالباً عدم تشدد کے بارہ میں کمیٹی وہ کوئی بیان دے گی جس میں بتایا جائے گا - کہ گاندھی جی اسے کس طرح نباہنا چاہتے ہیں - اور وہ کیا چاہتی ہے - آج کے اجلاس میں کانگرس کے قواعد اور آئین پر بحث ہوتی رہی -

**دہلی ۲۱ اگست** - ۴ نومبر کو حکومت ہندو لنکا کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے - حکومت ہند نے لنکا کے اپنے ایجنٹ کو اس موقعہ پر دہلی بلایا ہے

**شملہ ۲۱ اگست** - سنٹرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت ریلوں میں بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں کے متعلق ایک بل پیش کرے گی -

**مدراس ۲۱ اگست** - گورنر مدراس کے جنگی فنڈ میں بیس لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے -

**دہلی ۲۱ اگست** - آج صدر کانگرس مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے وائسرائے کو لکھ دیا ہے کہ ان کی پیش کردہ تجاویز میں کوئی ایسی بات نہیں جس کے رو سے کانگرس اور گورنمنٹ میں گفت و شنید کو ضروری سمجھا جا سکے -

**مدراس ۲۱ اگست** - آج صبح برطانیہ سے ایک سو انگریز مرد عورتیں اور بچے کولمبو کے راستے مدراس پہنچے - اس پارٹی میں سر فضل حسین مرحوم کے پوتے اور دو ہندوستانی بھی شامل ہیں - وائسرائے کی بہو بھی اسی ٹرین سے کولمبو سے مدراس پہنچیں -

**لاہور ۲۱ اگست** - جیسے شہروں کے لئے پہرے دار بھرتی کئے جا چکے ہیں - اسی طرح اب دیہات کی حفاظت کے لئے پہرے دار بھرتی کئے جائیں گے ضلع لاہور کے دیہات میں یہ بھرتی شروع ہو گئی ہے -

**بمبئی ۲۱ اگست** - بمبئی یونیورسٹی کی سینٹ نے تمام طلباء کو فوجی تعلیم دینے کا فیصلہ کر دیا ہے -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah